سندھ میں بچوں پر جسمانی تشدد کی ممانعت کا قانون مجریہ 2016ء

پاکستان میں بچوں کو مارنا پیٹنا اور اُن پر تشدد ایک عام سی بات سمجھی جاتی ہے۔ گھروں میں ماں باپ کی جانب سے بچوں کو سدھارنے کے لیے مار پیٹ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ غیر ارادی طور پر ماں باپ مار پیٹ کو ہی تمام مسائل کا حل سمجھتے ہیں۔ زیادہ مار پیٹ اور سزاؤں کے باعث اکثر بچے گھر بار چھوڑ کر سڑکوں پر رہتے ہیں یا پھر جرائم پیشہ افراد کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔ بچوں پر تشدد اور مار پیٹ گھروں تک محدود نہیں بلکہ تعلیمی اداروں میں بھی بچوں پر تشدد کرنا اور سزائیں دینا معمول کی بات ہے جس کے باعث ہزاروں بچے سکول چھوڑ دیتے ہیں اور ان کا مستقبل برباد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر بچوں پر تشدد کی روک تھام کے لیے اقدامات کئے گئے ہیں جن میں سے ایک بین الاقوامی کنونشن برائے اطفال 1989ء ہے اس کنونشن کی رو سے فریق ممالک بچے کو جبکہ وہ والدین، قانونی سرپرست یا کسی بھی دوسرے فرد جو بچے کی نگہداشت کر رہا ہو کی جانب سے جسمانی یا ذہنی تشدد، زخم یا زیادتی، غفلت، بدسلوکی یا استحصال بشمول جنسی بدسلوکی سے تحفظ کے لیے تمام مناسب، قانونی انتظامی، سماجی اور تعلیمی اقدامات کریں گے۔

پاکستان اس بین الاقوامی کنونشن کا ممبر ہے اور اس حوالے سے پاکستان میں مختلف اقدامات کیئے گئے ہیں جن میں مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں:-

پنجاب غریب اور نادار بچوں کے قانون مجریہ 2004ء کی دفعہ 35، سندھ بچوں کے قانون مجریہ 1955ء کی دفعہ 48 اور خیبر پختونخوا کا بچوں کے تحفظ اور فلاح و بہبود کا قانون مجریہ 2010ء بچوں پر ہر طرح کے جسمانی تشدد کی ممانعت کرتے ہیں۔ حال ہی میں حکومت سندھ نے خصوصی طور پر سندھ جسمانی سزا کی ممانعت کا قانون مجریہ 2016ء نافذ کیا ہے۔ مذکورہ قانون کا مقصد بچوں پر جسمانی تشدد کو روکنا اور کسی بھی کام کرنے والی جگہ تمام سرکاری و غیر سرکاری تعلیمی اداروں، مذہبی اداروں، بچوں کی نگہداشت کے اداروں سمیت تمام سرکاری و غیر سرکاری اداروں میں بچوں پر جسمانی تشدد کی صورت میں قانونی کارروائی عمل میں لانا ہے۔

جسمانی سزا

جسمانی سزا سے مراد ایسی سزا ہے جس میں جسمانی قوت کا استعمال اس نیت سے کیا جائے کہ اس بچے کو درد یا تکلیف ہو اگر چہ اس کی شدت کم ہی کیوں نا ہو اور یہ تھپڑ مارنا بھی ہو سکتا ہے یا چھڑی، بیلٹ، جوتے، لکڑی یا چمچ سے مارنا بھی ہو سکتا ہے۔ اس میں پاؤں سے مارنا، بچے کو پھینکنا، زخمی کرنا، کاٹنا، بال کھینچنا اور کان پر مکے مارنا، بچے کو غیر آرام دہ حالت میں کھڑے رکھنا، جلانا، گرم کھولتے ہوئے پانی سے منہ دھلانا شامل ہیں اس کے علاوہ ذہنی اذیت یا کسی قسم کی سزا کے علاوہ جملہ مجرمانہ قوت جنھیں مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 351 اور 350 میں بیان کیا گیا ہے بھی اس تعریف میں شامل ہیں۔ سزا میں جسمانی سزاؤں کے علاوہ وہ سزائیں بھی شامل ہیں جو تذلیل پر مبنی ہوں۔

جسمانی سزا کی ممانعت (دفعہ ۳)

بچہ اپنی شخصیت اور انفرادیت کے لحاظ سے عزت کا حقدار ہوتا ہے، جسمانی سزا یا ذلت یا توہین آمیز سلوک کا نہیں۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 89 یا وقتی نافذ کسی بھی قانون کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کام کرنے والی جگہ، اسکول تعلیمی اداروں بشمول رسمی اور غیر رسمی اور دینی اداروں، بچوں کی

نگہداشت کے اداروں سمیت بچوں کے انصاف کے نظام میں بچوں کو جسمانی سزا دینے کی ممانعت ہے۔ بچے کے بارے میں انضباطی قدم اٹھاتے وقت بچے کی عزت کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا اور کسی بھی حالات میں جسمانی سزاؤں کے علاوہ ایسی سزائیں جو بچے کی جسمانی اور دماغی نشوونما یا جذباتی حیثیت کو متاثر کرتی ہوں نہیں دی جائیں گی۔

سزائیں (دفعہ 4)

جو کوئی دفعہ (3) کی خلاف ورزی کرے گا تو اسے ان جرائم کی مجموعہ تعزیرات پاکستان اور دوسرے قوانین میں وضع کردہ سزائیں دی جائیں گی۔ ایسے افراد جو کہ تعلیمی اداروں، نگہداشت کے اداروں میں ملازم ہوں کو اِن سزاؤں کے علاوہ دیگر معمولی اور بڑی سزائیں بھی دی جائیں گی۔ جن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

الف) معمولی سزائیں

(i) مذمت

(ii) مخصوص مدت کے لیے ترقی یا انکریمنٹ کو روکنا یا اس کے علاوہ ترقی کے لیے ناموزوں یا مالی فائدے میں اضافے کو عہدے یا ملازمت کے قواعد کے تحت کم قرار دینا

(iii) معینہ مدت کے لیے ٹائم اسکیل میں قابلیت کی بناء پر ترقی روک دینا یا اس کے علاوہ اس کو ناموزوں قرار دینا

(iv) غفلت یا احکامات کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں حکومت کو نقصان کی صورت میں اس کی تنخواہ سے مکمل یا قسطوں میں وصولی کرنا

ب) بڑی سزائیں

(i) کم درجے یا ٹائم اسکیل کے عہدے پر تنزلی؛

(ii) جبری ریٹائرمنٹ؛

(iii) ملازمت سے نکالنا؛

(iv) ملازمت سے برطرفی؛

ملازمت سے برطرفی کی صورت میں مستقبل میں سرکاری ملازمت کے لیے نااہل ہوجائے گا۔

صوبائی حکومت متعلقہ محکموں کے تعاون سے بچوں یا کسی شخص کی طرف سے جسمانی سزا کے خلاف شکایت کے اندراج کا طریقہ کار وضع کرے گی۔ (دفعہ 5)

نجی اداروں میں مذکورہ قانون کا نفاذ (دفعہ 6)

صوبائی حکومت نجی اداروں میں مذکورہ قانون کے نفاذ اور نگرانی کے لیے جامع نظام وضع کرے گی۔ تمام نجی ادارے جسمانی سزا کے حوالے

سے شکایت کے لیے ایک موثر نظام تشکیل دیں گے۔ نجی ادارے اندراج کے وقت تحریری اقرار نامہ جمع کرائیں گے جس کے مطابق وہ مذکورہ قانون اور قواعد کے تحت جسمانی سزا کے خلاف شکایت کے اندراج کے لیے ایک جامع نظام وضع کریں گے اور ناکامی کے صورت میں ان کے ادارے کی رجسٹریشن منسوخ ہوسکتی ہے۔

مذکورہ قانون وقتی نافذ شدہ قوانین کی جگہ لے لے گا۔ صوبائی حکومت بذریعہ اعلان مذکورہ قانون کے نفاذ کے چھ ماہ کے اندر قواعد بنائے گی۔ صوبائی حکومت تعلیمی ضوابط اور اساتذہ کے ضابطہ اخلاق اور متعلقہ قواعد میں تعلیمی اداروں میں بچوں کو جسمانی سزا دینے کی ممانعت کے حوالے سے ترمیم کرسکتی ہے۔

تنویر بدر جہ
سیکشن آفیسر (قانون)
قانون وانصاف کمیشن پاکستان، اسلام آباد